

از عدالتِ عظمیٰ

جوگ رام

بنام

ریاست ہریانہ اور دیگران

تاریخ فیصلہ: 25 جولائی 1996

[کے راماسوامی اور جی بی پٹنایک، جسٹس صاحبان]

نیلامی فروخت - فروخت کی تصدیق کے بعد دوبارہ فروخت - کی جواز - پناہ گزین کی جائیداد - لوگوں میں تقسیم - حکومت کی طرف سے نیلامی فروخت - نیلامی میں مدعا علیہ - 5 کو فروخت کی گئی زمین - فروخت کی تصدیق اس کے حق میں ہوئی - اس کے بعد اپیل کنندہ نے زمین کی الاٹمنٹ کے لیے درخواست دائر کی - زمین اپیل گزار کو بھی فروخت کی گئی اور رجسٹرڈ سیل ڈیڈ کے ذریعے اسے پہنچائی گئی - اپیل کنندہ کو فروخت کی گئی زمین کو اس بنیاد پر منسوخ کرنے کا حکم کہ وہ پہلے ہی 5 ویں مدعا علیہ کو فروخت کر دی گئی تھی اور اسے اپیل کنندہ کو دوبارہ فروخت نہیں کیا جاسکتا - فروخت کی منسوخی کو چیلنج کرتے ہوئے رٹ - عدالت عالیہ کی طرف سے برطرفی - اپیل - فروخت کی تصدیق 5 ویں مدعا علیہ کو کچھ حقوق عطا کی گئی - جب تک فروخت کو باضابطہ طور پر الگ نہیں کیا جاتا، تب تک مدعا علیہ - 5 کے حق میں قرار پایا کہ اور اختتام پذیر فروخت کو دوبارہ فروخت کے لیے نہیں رکھا جاسکتا

اور اپیل کنندہ کو واحد نہیں رکھا جاسکتا۔ فروخت کی منسوخی کو قانون کی کسی غلطی سے خراب نہیں کیا گیا تھا۔ مداخلت کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 1474، سال 1981۔

سی ڈبلیو پی نمبر 4953، سال 1974 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے 4.10.79 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کی طرف سے راجیو مندا، ٹی سریدھرن اور توفیل اے خان۔

جواب دہندگان کے لیے ایس ایم اشری۔

پریم ملہو تراریاست کے لیے۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

ایسا لگتا ہے کہ اپیل کنندہ نے 30.3.13 بسواز مین پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس کے بعد، حکومت ہند کے پاس موجود جائیداد متروکہ کو ریاستی حکومت نے حکومت پنجاب کے مقرر کردہ طریقہ کار کے مطابق لوگوں میں تقسیم کرنے کے لیے اپنے قبضے میں لے لیا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ 1962 میں اس طریقہ کار کے مطابق زمین کی الاٹمنٹ کے لیے درخواستیں طلب کی گئی تھیں اور اپیل کنندہ نے الاٹمنٹ کے لیے درخواست نہیں دی تھی۔ 1967 میں یہ زمین نیلامی میں لوگوں کو فروخت کی گئی۔ جواب دہندہ نمبر 5-فتح سنگھ - ایسا لگتا ہے کہ 3,800 روپے کی رقم کے لیے سب سے زیادہ بولی لگانے والا بن گیا ہے اور فروخت کی باضابطہ تصدیق ہو گئی ہے۔ اس کے بعد، درخواستیں دینے کے لیے افراد کے لیے وقت بڑھا دیا گیا اور آخری تاریخ 22 فروری 1968 تھی۔ اس کے تحت، اپیل کنندہ فروخت کے ذریعے اپنے حق میں زمین کی فروخت کی تصدیق کے لیے 5 جنوری 1968 کو ایک درخواست دینے آیا۔ مجاز افسر نے زمین اپیل گزار کو فروخت کر دی اور اسے 26 جون 1968 کے رجسٹرڈ بیعہ نامہ کے ذریعے پہنچا دیا۔ اس فروخت کو 5 فروری 1974 کے مجسم ذریعے منسوخ کر دیا گیا جو دوسرے مدعا علیہ نے اس بنیاد پر منظور کیا

کہ زمین پہلے ہی 27 فروری 1967 کو 5 ویں مدعا علیہ کو فروخت کر دی گئی تھی اور لہذا اسے مذکورہ بیعہ نامہ کے تحت اپیل گزار کو دوبارہ فروخت نہیں کیا جاسکا۔ لہذا، یہ درست حکم نہیں ہے۔ اس منسوخی کو زیر بحث قرار دیتے ہوئے، اپیل کنندہ عدالت عالیہ میں رٹ پٹیشن دائر کرنے آیا۔ رٹ پٹیشن نمبر 4953 میں ڈویژن بنچ نے 4 اکتوبر 1979ء بمحکم نامے کے ذریعے عرضی کو خارج کر دیا۔ اس لیے یہ اپیل۔

اپیل کنندہ کے ماہر وکیل نے دعویٰ کیا کہ یہ سوچ کر کہ مدعا علیہ سب سے زیادہ بولی لگانے والا ہے، اس نے بولی کی رقم پر مکمل غور جمع نہیں کیا تھا۔ اسے کوئی سیل سرٹیفکیٹ جاری نہیں کیا گیا تھا اور اس طرح پانچواں مدعا علیہ 13 بیگھا 13 بسوا تک جائیداد کا مالک نہیں بن سکتا تھا جو اسے نیلامی میں فروخت کیا گیا تھا۔ ڈویژن بنچ کا یہ موقف درست نہیں تھا کہ اپیل کنندہ اس بنیاد پر فروخت کا حقدار نہیں تھا کہ اسے پہلے ہی 5 ویں مدعا علیہ کے حق میں نیلامی کے لیے رکھا گیا تھا۔ جب ہم نے اپیل کنندہ کے وکیل سے منصفانہ طور پر 27 فروری 1967 کو زمین کی فروخت کی تصدیق کے حکم کے لیے واضح طور پر پوچھا تو وکیل نے کہا کہ مذکورہ حکم کو ریکارڈ کا حصہ نہیں بنایا گیا تھا۔ فروخت کی تصدیق نے 5 ویں مدعا علیہ کو کچھ حقوق عطا کیے۔ جب تک فروخت کو باضابطہ طور پر الگ نہیں کیا جاتا، اس وقت تک جو فروخت کی جائیداد رکھی گئی تھی اور ختم ہوئی تھی اسے دوبارہ فروخت نہیں کیا جاسکتا تھا اور 26 جون 1968 کو اپیل کنندہ کو فروخت نہیں کیا جاسکتا تھا۔ اس کے نتیجے میں 5 فروری 1974 کے بمحکم ذریعے فروخت کی منسوخی کو مداخلت کی ضمانت دینے والے قانون کی کسی غلطی سے خراب نہیں کہا جاسکتا۔

اس کے مطابق اپیل مسترد کر دی جاتی ہے۔ کوئی لاگت نہیں۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔